پروفیسر جعفر بلوچ

مولانا عبدالعزیز پرہیاروی (۱۲۰۶-۱۲۳۹ھ)

حضرت مولانا عبدالعزیز پرہیارویؒ یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی قلیل مدتِ حیات میں تفسیر، حدیث، طب، ریاضی، فلسفہ، طبیعات، لسانیات وغیرہ میں مجتہدانہ کارنامے سرانجام دیے۔ شاعر بھی تھے اور ان کی تصانیف میں ان کی متعدد فارسی اور عربی نظمیں بکھری پڑی ہیں۔ "ایمانِ کامل" ان کا منظوم رسالہ ہے۔ آپ کے والد کا نام محمد اور دادا کا حامد تھا۔ کوٹ ادو (ضلع مظفر گڑھ) کے نواحی قصبہ پرہاراں میں آپ کی سکونت تھی اور وہیں آپ کا غیر پختہ مزارِ مبارک ہے جو روز افزوں شکست و ریخت سے دوچار ہے۔ آپ کے مولد کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے کوٹ ادو کو آپ کا مولد بتایا ہے، ایک روایت ہے کہ آپ غزنی کے محلہ حکیم سنائی میں پیدا ہوئے۔ واللہ اعلم

آپ خواجہ نور محمد مہارویؒ کے خلیفہ حضرت حافظ جمال ملتانی کے مرید تھے۔ حافظ صاحب کی وفات پر آپ نے ان کے بارے میں فضائلِ رضیہ اور اسرارِ جمالیہ کے نام سے دو رسائل لکھے جن میں سے اول الذکر نایاب ہے۔ ملتان کے حاکم نواب مظفر خان نے انہیں اپنا طبیبِ خاص مقرر کیا تھا۔

آپ کی ہمہ دانی ایک حقیقت ہے، لیکن مختلف علوم میں آپ کے اکتساب کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس سلسلے میں ان کا اپنا بیان یہ ہے کہ ان کا علم اکتسابی نہیں اشراقی اور وہبی ہے:

احمقانے چند بے عقل و خرد　　عیب می گیرند بر من از حسد
این نمی دانند این قومِ حسود　　کاین حسد بر فضلِ ربانی چہ سود
علمِ ایشان نظری و کسبی بود　　علمِ ما اشراقی و وہبی بود
نسبتے با من ندارند این خسان　　بر زمین اند و منم بر آسمان[1]

اس اشراقی اور وہبی علم کی تائید میں اور حضرت پرہیاروی صاحب کے کمالاتِ باطنی کے سلسلے میں عوام میں کئی حکایات مشہور ہیں، لیکن یہ افسانہ و افسوں خانقہ صوفی کی متاع ہے اور اس مضمونچے میں اس سے تعرض کرنے کی گنجائش بھی نہیں۔

آپ کے اخلاق و عادات کے بارے میں نزہۃ الخواطر میں لکھا ہے

"حضرت عبدالعزیزؒ کے ہاں زہد زیادہ نہ تھا اور آپ ہمیشہ مطالعۂ کتب میں معروف رہتے تھے۔ اغنیا سے پرہیز کرتے تھے اور ان کی نذر و نیاز قبول نہیں فرماتے تھے۔ اتباع سنتِ نبوی اور ترک تقلید کی طرف میلان قوی تھا۔"[۲]

ان کی شریعت دوستی ان کی تصانیف سے بھی جھلکتی ہے۔ چنانچہ مترجم الاکسیر جناب شمس الدین صاحب لکھتے ہیں:

" مولوی صاحب نے اپنی کتب میں ایک ایسا غریب طریق ملحوظ فرمایا ہے جو کسی کو میسر نہیں ہوا، یعنی ہر ایک علم میں بلحاظِ مسائلِ شرعیہ اس حد تک ملحوظ رکھا ہے کہ یہ مسئلہ مخالف اور یہ موافق اور یہ سکوت عنہ شرع کا ہے۔"[۳]

ان کی کتاب "الیاقوت" کا ایک اقتباس ان کے اس میلان پر مزید روشنی ڈالتا ہے:

قصہ کوتاہ کسی مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور اتباعِ رسول سے سرتابی کی گنجائش نہیں۔ یقین کو چھوڑ کر شک کے در پے نہیں ہونا چاہیے اور اس پر کوئی ہمیں ملازمت کرتا ہے تو کرتا رہے۔[۴]

بے باکی اور صاف گوئی آپ کی فطرت تھی۔ حضرت حافظ جمال ملتانی آپ کی نسبت کہا کرتے تھے کہ یہ نوجوان کس قدر ذہین اور فصیح اللسان ہے، میں اپنے زمانے میں کسی کو اس کا مثل نہیں پاتا۔ لیکن اس کی جرأت و بے باکی سے مجھے یہ خوف ہے کہ یہ چیزیں اس کی ہلاکت کا سبب نہ بن جائیں۔[۵]

۲۔ نزہۃ الخواطر جلد ۷ از عبدالحی بن فخرالدین الحسینی [ص ۷۷ - ۲۶۷]

۳۔ الاکسیر دفتر ثالث ترجمہ شمس الدین ص ۷۲۳ ۴۔ ایضاً

۵۔ ماہنامہ اسرارِ حکمت، لاہور۔ اگست ۱۹۶۴ء مضمون جناب محمد حسین۔

متنوع موضوعات پر حضرت عبدالعزیز کی ضخیم تصانیف ان کی معجزانہ ذہانت و ذکاوت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تاہم ان کی نکتہ رسی کا اظہار اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے جو انھوں نے خود اسرارِ جمالیہ میں لکھا ہے: فرماتے ہیں ایک بار میں اور حضرت حافظ جمال ملتانی اکٹھے کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ ملاح نے گہرائی معلوم کرنے کے لیے اپنا لمبا بانس دریا میں ڈالا۔ دریا بہت گہرا تھا۔ ملاح کے منہ سے حیرت میں لفظ "اللہ" نکلا۔ حافظ صاحب نے مجھے دیکھ کر فرمایا، اس کا مطلب سمجھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، اللہ تعالیٰ کی گہرائی کی پیمائش عقل کا کوئی پیمانہ نہیں کرسکتا۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہے[۵۶]

حضرت پرہیاروی فرماتے ہیں کہ وہ حضرت حافظ جمال ملتانی کے خطوط لکھا کرتے تھے لیکن ان کا خط پیچیدہ اور شکستہ تھا۔ حافظ صاحب انھیں صاف اور واضح لکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ "کاتب کو صرف یہی گناہ ہلاک کرنے کے لیے کافی ہے کہ پڑھنے والا اس کے مشکل مکتوب کے پڑھنے کی دردناک تکلیف سے دوچار ہو[۵۷]۔ یعنی اس کی بدخطی کی وجہ سے پڑھنے والے کو تکلیف ہو۔ حضرت عبدالعزیز پرہیاروی کثیر التصانیف عالم تھے۔ انھوں نے متعدد موضوعات پر کتابیں لکھیں۔

دینیات میں یہ کتابیں تصنیف کیں: لوحِ محفوظ، کوثر النبی، نبراس، صراط المستقیم، مستجاب، وحیِ مقدس، ستر المعاد، تکمیل العرفان، صلوٰۃ المسافر، ایمانِ کامل، الصمصام، البحر المحیط، السلسبیل، رسالہ فی اثبات رفع السبابۃ التشہد، سدرۃ المنتہیٰ، مرام الکلام، منتہی الکمال، رسالہ فی الرد علی الروافض والناصبیۃ عن ذم المعاویۃ، مخزن العوارف، حاشیہ مسلم الثبوت، الیاقوتہ، مسائل السماع وغیرہ۔

طب میں زمردِ اخضر، یاقوت احمر، العنبر، الاکسیر [تین جلدوں میں]، تریاق، فرہنگ مصطلحات طبیہ وغیرہ لکھیں۔

---

۵۶ مناقب المحبوبین

۵۷ گلزار جمالیہ مطبوعہ مطبع ابوالعلائی، ص ۲۹

عملیات میں سرِ مکتوم، نہایت الاعمال، رسالہ فی الجفر الجامع، الدر المکنون، نیرنگ وغیرہ یادگار چھوڑیں۔
طبیعات میں رسائل کسوف، خسوف، الیواقیت فی علم المواقیت وغیرہ تالیف فرمائیں۔
منطق میں الحاشیۃ العزیزیہ [ایساغوجی کے متن پر] لکھا۔
متفرق کتابوں میں حاشیہ شرحِ جامی، نعم الوجیز، فضائل رضیہ، اسرارِ جمالیہ، مزناب، العقیق، المرفوعات، معجون الجواہر، النبطاسیا، سرالسماء وغیرہ سپردِ قلم کیں۔

ان میں سے بہت سی کتابیں مرورِ زمانہ سے نایاب ہوگئی ہیں۔ ان میں سے کچھ مطبوعہ ہیں اور بہت سی غیر مطبوعہ، اور یہ ذخیرہ بھی کسی ایک جگہ مجتمع نہیں بلکہ منتشر صورت میں مختلف اداروں اور افراد کے پاس موجود ہے۔ اس کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکا، وہ درج ذیل ہے۔

۱۔ کوثر النبی :۔ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ چوک فوارہ ملتان
۲۔ نبراس :۔ مطبوعہ حاجی دین محمد اینڈ سنز۔ ۱۲۳۹ھ میں لکھی گئی۔
۳۔ وحیِ مقدس :۔ (تفسیر) جناب شمس الدین مترجم "الاکسیر" فرماتے ہیں کہ کتاب میرے مطالعہ سے گزری ہے۔
۴۔ ایمانِ کامل :۔ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔
۵۔ الصمصام :۔ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان۔
۶۔ مرام الکلام :۔ " (نیز دیال سنگھ لائبریری)
۷۔ رسالہ فی الرد علی الروافض والناہیۃ عن ذم المعاویہ :۔ مطبوعہ ملکیہ جناب اسد نظامی (جہانیاں منڈی)
۸۔ حاشیہ مسلم الثبوت :۔ قلمی نسخہ ملکیہ اسد نظامی
۹۔ مسائل السماع :۔ "
۱۰۔ زمردِ اخضر
۱۱۔ یاقوتِ احمر
۱۲۔ العنبر الاشہب
(۱۰ تا ۱۲) مطبوعہ شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور۔
۱۳۔ الاکسیر :۔ (تین جلدوں میں)۔ ایک جلد (سوم) جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری کے ہاں دیکھی تھی۔

۱۴۔ تریاق :۔ تونسہ کی لائبریری میں موجود ہے۔
۱۵۔ زیچ :۔ جناب شمس الدین مترجم الاکسیر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب میرے مطالعہ سے گذری ہے۔
۱۶۔ الحاشیۃ العزیزیہ :۔ [الیاغوجی کے متن پر] قلمی ملکیہ اسد نظامی
۱۷۔ چند اوراق علامہ موصوف کے دستخطی :۔ ملکیہ جناب محمد شفیع صاحب ڈیرہ غازی خان
۱۸۔ حاشیہ شرح جامی :۔ قلمی۔ مملوکہ اسد نظامی
۱۹۔ سر السماء :۔ جناب شمس الدین صاحب مترجم الاکسیر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب میرے مطال
سے گزری ہے۔
۲۰۔ جامع العلوم الناموسیہ والعقلیہ :
۲۱۔ انوار جمالیہ :۔ اس کا ترجمہ گلزار جمالیہ کے نام سے کیا۔ (پنجاب یونیورسٹی لائبریر
۲۲۔ منتہی الکمال :۔ قلمی نسخہ مملوکہ جناب اسد نظامی

تشبیہاتِ رومی

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

مولانا جلال الدین رومی تشبیہ و تمثیل کے بادشاہ ہیں اور ہر قسم کے اخلاقی اور روحا
مسائل کو سلجھانے اور ہر باریک نکتے کی وضاحت کرنے کے لیے ایسی دل نشین تشبیہ
دیتے ہیں جو وجد آور بھی ہوتی ہے اور یقین آفریں بھی۔

رومیات کے نامور عالم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے ان تشبیہات کی بڑے دل کش
انداز میں تشریح کی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ رومی نے دل کش و دل پذیر تشبیہو
سے کام لے کر حکمت و معرفت اور حیات و کائنات کے اسرار کس آسانی سے حل کر دیے ہیں

صفحات ۶۱۲ قیمت ۴۵ روپے

ملنے کا پتا : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور